سوال

(117) فرضی یا نفلی نماز میں امام بعد تین آیت سے بھول جائے تو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فرضی یا نفلی نماز میں امام بعد تین آیت کے یا کم میں تین آیت سے بھول جائے تو مقتدی لقمہ دے سکتا ہے یا نہیں اور مقتدی و امام دونوں کی نماز درست ہوگی یا نہیں ؟

دیگر حافظ بینا کی موجودگی میں حافظ نابینا کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں ؟

دیگر نماز جنازہ کے ادا سے وضو باقی رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے ؟

دیگر سبحان اللہ تنتیس بار، اللہ اکبر چونتیس بار پڑھے، اس میں شک ہے کہ الحمدللہ تا آخر پڑھے یا صرف الحمدللہ پڑھے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب امام کسی نماز میں بھول جائے فرض ہو یا نفل اور تین آیت کے بعد بھولے یا تین آیت سے کم میں بھولے ہر نماز میں اور ہر صورت میں مقتدی کو لقمہ دینا درست ہے اور مقتدی اور امام دونوں کی نماز درست ہوگی لقمہ دینے سے نہ مقتدی کی نماز میں کچھ خلل آتا ہے اور نہ امام کی نماز میں بلکہ امام جب بھول جائے یا اس کو متشابہ لگے تو مقتدی کو لقمہ دینے کا حکم ہے ، سنن ابی داؤد میں ہے ۔ عن المسور بن یزید المالکی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقرأ فی الصلوۃ فترک شیئا لم یقرأہ فقال لہ رجال یا رسول اللہ ترکت ایۃ کذا وکذا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھلا ذکرتنیھا قال کنت اراھا نسخت وفی روایۃ ابن حبان فقال ظننت انھا نسخت قال فانھا لم تنسخ ۔ یعنی مسور بن یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قرأت پڑھ رہے تھے پس کچھ چھوڑ دیا اور اس کو پڑھا نہیں تو ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی، تب آپ نے فرمایا کہ تو نے مجھے کیوں یاد نہیں دلایا۔ اس مرد نے کہا کہ میں نے گمان کیا کہ وہ آیت (جس کو آپ نے چھوڑ دیا اور پڑھا نہیں) منسوخ ہوگئی ہے ، آپ نے فرمایا : منسوخ نہیں ہوئی ہے و نیز سنن ابی داؤد میں ہے ، عن عبداللہ بن عمران النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ فقرأ فلبس علیہ فاما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک ۔ یعنی عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھی، پس آپ نے قرأت کی، تو آپ پر قرأت ملتبس ہوئی تو پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ابی بن کعب سے کہا کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے ، انہوں نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا کس چیز نے لقمہ دینے سے تم کو روکا ۔

اور بعض فقہائے حنفیہ نے جو یہ لکھا ہے کہ ''جب امام بقدر ما یجوز بہ الصلوۃ قرأت پڑھ لے یا کسی دوسری آیت کی طرف منتقل ہوجائے پھر مقتدی لقمہ دے تو مقتدی کی نماز فاسد ہوجائے گی اور اگر امام لقمہ لیوے تو اس کی بھی نماز فاسد ہوجائے گی ۔ سو یہ بالکل بے دلیل بات ہے ، اسی وجہ سے حنفی مذہب میں ان بعض فقہاء کے اس قول پر فتوے نہیں ہے

بلکہ فتوے اس پر ہے کہ ان دونوں صورتوں میں بھی لقمہ دینے سے نہ مقتدی کی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ امام کی۔ ق ال فی شرح[1] الوقایۃ قال بعض المشائخ اذا قرأ الامام مقدار ما یجوز بہ الصلوٰۃ او انتقل الی آیۃ اخری ففتح تفسد صلوٰۃ الفاتح وان اخذ الامام منہ تفسد صلوٰۃ الامام ایضا و بعضھم قالوا لا تفسد فی شیئ من ذلک و سمعت ان الفتوی علی ذلک۔ انتہی واللہ اعلم۔

(2) نابینا امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کسی قسم کی کراہت نہین ہے بلا کراہت جائز و درست ہے اور جو لوگ نابینا کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ بتاتے ہیں ان کا قول بالکل بے دلیل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابن اُم مکتوم کو جو اندھے تھے، مدینہ پر دوبار خلیفہ بنایا جو لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے۔ عن انس[2] ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم استخلف ابن اُم مکتوم علی المدینہ مرتین یصلی بھم وھو اعمی۔ رواہ احمد و ابوداوٗد، پس حافظ بینا کی موجودگی میں حافظ نابینا کی امامت درست ہے اگر دونوں قرأت میں برابر ہیں اور ان میں کوئی اعلم بالسنۃ نہیں ہے اور اگر دونوں قرأت میں برابر ہیں اور ان میں کوئی اعلم بالسنۃ ہے تو اسی کو امام بنانا چاہیے وہ بینا ہو یا نابینا۔ واللہ اعلم۔

(3) نماز جنازے کے ادا سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے بلکہ علی حالہ باقی رہتا ہے۔

(4) صرف الحمد للہ پڑھنا چاہیے۔ آخر تک نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] جب امام اتنی قرأت کرلے کہ جس سے نماز جائز ہو سکتی ہو یا کسی دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے پھر کوئی لقمہ دے تو لقمہ دینے والے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام لقمہ قبول کرلے تو اس کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔ بعض کہتے ہیں کہ کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوتی اور فتویٰ اسی پر ہے۔

[2] آنحضرت ﷺ نے عبداللہ بن اُم مکتوم کو دو دفعہ مدینہ پر حاکم بنایا وہ نماز پڑھاتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01